السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ فوت شدہ گان کے ایصال ثوابیااپنے گھروں اور فیکٹریوں میں برکت کےلیے قرآن خوانی کراتے ہیں ہمارے اہلحدیث مدارس تحفیظ القرآن میں یہ سلسلہ موجود ہے کہ بچوں کو قرآن خوانی کےلیے بھیجا جاتا ہے کیا ایسا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا تعامل صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہے۔ (حافظ احمد مرتضی سیالکوٹ خریداری نمبر 6671)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت سے ناواقفیت کی وجہ سے ان دنوں بے شمار ایسی چیزیں دین اسلام میں داخل کرلی گئی ہیں جن کا قرآن وحدیث سے کوئی ثبوت نہیں تھا ان میں سے مروجہ قرآن خوانی بھی ہے اس کے ذریعے مردوں کو ثواب پہنچا نے کا رواج عام ہوچکا ہے اس کے علاوہ گھروں فیکٹریوں اورمارکیٹوں میں برکت کےلیے بھی مدارس کے طلبا کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں مردوں کےلیے قرآن خوانی تو ایک کاروبار کی شکل اختیار کرگئی ہے دوسرے مز دوروں کی طرح قرآن خواں بھی آسانی کرایہ مل جاتے ہیں حالانکہ میت کےلیے قرآن خوانی نہ تو قرآن سے ثابت ہے اورنہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے حافظ ابن کثیر رحمة اللہ علیہ اس آیت کر یمہ کہ انسان کےلیے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی تفسیر میں لکھتے ہیں :"امام شافعی اوران کے اتباع نے اس آیت کریمہ سے یہ مسئلہ استنباط فرمایا ہے کہ قرات قرآن کا ثواب فوت شدگان کو ہدیہ نہیں کیا جاسکتا اس لیے کہ وہ اس کی محنت وکوشش کا تیجہ نہیں ہے اوراسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو مستحب قرار نہیں دیا ہے اورنہ ہی آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو کسی ظاہری حکم یا اشار ے سے اس کی طرف راہنمائی کی ہے اوریہ طریقہ کسی صحابی سے بھی منقول نہیں ہے اگراس مین نیکی کا کوئی پہلو ہوتا تو وہ ضرور ہم سے پش قدمی کرتے نیک کاموں سے متعلق صرف کتاب وسنت پر اکتفا کیا جاتا ہے کسی کے ذاتی فتویٰ قیاس یارائے سے کوئی حکم ثابت نہیں کیا جاسکتا البتہ دعا وصدقہ کا ثواب پہنچے میں سب کا اتفاق سے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس سلسلہ میں واضح ارشادات موجودہیں۔ (تفسیر ابن کثیر :ج4ص258)

اس طرح مکانات دوکانات مین خیروبرکت کےلیے خود قرآن پڑھا جاسکتا ہے لیکن اس سلسلہ میں مدارس کے طلبا کی خدمات حاصل کرنا قرآن خوانی کے بعد دعوت طعام کا اہتمام کرنا بھی قرون اولیٰ سے ثابت نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے ہمارے دینی معاملے میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جواس سے نہیں وہ مردود ہے۔ (صحیح بخاری :کتاب الصلح)

لہذا ایسے کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی اصحاب الحدیث]

جلد:1صفحہ:493